

بابۂ ثانی

میر ولی اللہ

دہلی

۵۸

تعداد ایک ہزار

(مجلہ حقوق محفوظ ہیں)

بار اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بادۂ ناب

یعنی

مجموعہ رباعیات فیاضی

انرا

میر علی احمد فیاضی ایڈیٹر بی کوئٹہ پاکستان

۱۹۲۶ء

مطبوعہ مکتبہ امیر علی

۴۲۶
در شعر ندانم در معنی سُفتن
لیکن شغف هست که باید گفتن
نزدیک خرومند بود و فاست جمل
در کجنگش عرصه دنیا نشستن

میر ولی الله

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE7416



انہ

جناب ہری محمد علی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل اسپٹ آباد
 اللہ تعالیٰ نے قدرت کے قوانین کچھ ایسے بنائے ہیں کہ ان میں کسی
 قسم کی ترمیم کی گنجائش نہیں رکھی۔ ازل سے لیکر اب تک یہی قانون بدستور
 رہیں گے۔ یہی حال اسلام کے قوانین کا ہے۔ جب اسلام کا آغاز ہوا چند
 ایک قانون حکمت ایزدی نے بنائے اور مسلمانوں پر ان کی پابندی لازم قرار
 دی گئی۔ وہی اصول اب تک چلے آتے ہیں۔ حرا کو سے چین تک اور روس
 سے لیکر جزیریہ افریقہ تک جہاں جہاں مسلمان پائے جاتے ہیں انہی قوانین کے
 ماتحت ہیں۔ اسی واسطے اسلام کو انسان کا قدرتی مذہب کہا جاتا ہے۔
 قوانین الہی کی پابندی یقیناً غیر اللہ کی پابندیوں سے آزاد کرتی ہے
 چنانچہ اسلام میں حریت کی نوح ہر ایک نفس میں بھونکی گئی ہے اس مذہب کے

ہرول پیدا ہے۔ سانسے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جلدی اقتدار پیدا کر لیا اور دنیا میں ایک قبیلے جیسے کے اندر روشنی کی طرح پھیل گیا۔ مغرب کے لوگ ان دنوں میں درندوں کی طرح جنگلوں میں بھاگتے تھے۔ مسلمانوں نے ان کو تعلیم دی اور مذہب بنایا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے نام سے قیصر روم بھی اپنے محل میں کانپتا تھا۔ اور صلاح الدین کی شمشیر کے خیال سے رچرچا کا آہنیں ڈل کر زنجیر لگاتا تھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ مسلمان دنیا میں دلیل درہمادہ سے فارے پھرتے ہیں۔ غلامی کے طوق گردنوں میں ڈالے ہوئے اس کو کشش میں ہیں کہ چند ایک سلطان سلطنتیں چار آزادی کے واسطے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ ان کو پیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیں۔

اس انتہائی زوال کا سبب یہ ہے کہ حققت مسلمانوں کے گھر زرد و خاک سے بھر گئے۔ اور بجائے سپاہیانہ لباس کے کھڑا ب اور ریشم کے کپڑے پہننے لگے۔ جیسے لوگوں کا رجوع عام طور سے عیاشی کی طرف ہو گیا۔ مسلمانوں نے فارس کے لوگوں کی تقلید شروع کر دی۔ عجیب فلسفے نے مذہب میں نئی نئی اختراعیں نکالیں اور ایک عالمگیر تغیر پیدا کر دیا۔ اس اثر کی وجہ سے مسلمانوں کی شجاعت و صفات زائل ہو گئیں۔ حماد پر گوشہ نشینی کو ترجیح دی گئی اور جنگ کے شیر مسکین بلی بن گئے۔ آہستہ آہستہ اس فلسفے کی بدولت عیش پسند

لوگوں کا ایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے احکام ایزدی کی بے باکانہ تاویل کی کہ اپنے عقائد باطلہ کے لئے مذہبی سند پیدا کی۔ ان مدعیان تصوف نے مسلمانوں کو سخت گمراہ کیا۔ ارباب من و دن اللہ کی بندگی اور ہر قسم کی بت پرستی جائز قرار دی گئی۔ اسلام بت پرستی کو تباہ کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے عوام الناس کو پھر اسی طرف مائل کر دیا۔ مذہب کے اصول پیچیدہ بنا دئے گئے اور اس قسم کی بیہودہ مدعا متناجاری ہو گئیں جو بالکل اسلام سے متنافی تھیں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی اور چاروں طرف سے مسلمان غلامی کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے نظر آنے لگے۔

خدا کا فضل ہے کہ اس تھوڑے عرصے سے ہوا کا رخ بدل رہا ہے۔ مسلمان غفلت کی نیند سے چونک اٹھے ہیں اور تعزیر مذلت سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض جگہ تو وہ حصول آزادی کی خاطر اپنی جان اور مال قربان کر رہے ہیں۔ مدعیان تصوف کا رسوخ کم ہو رہا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے وہ دن دور نہیں کہ دشمنان اسلام کا طلسم دھواں بن کر لڑ جائے اور یہ انسانی درد نے اپنی وحشیانہ حرکات کی پاداش میں اپنے کیمبر کردار کو پہنچ جائیں۔

ایسے وقت ہیں جبکہ ہر طرف سے مسلمان غلامی کا جوا اپنی گردنوں سے

انکار کر چھینکے ہے میں۔ میر صاحب کی رباعیات کا منصفہ شہود پر آنا یقیناً
ایک بڑی کوشش ہے۔ میر صاحب نے اپنے پاکیزہ خیالات کا افسار
فارسی زبان میں کیا ہے۔ انہوں نے پرانی وضع کی پابندی نہیں کی
شاعرانہ صنف و بدائع کا خیال نہیں رکھا۔ جس عشق اور رگی و بیل کے قصوں
کو چھوڑ کر اپنے قیمتی خیالات کو سادہ لباس پہنایا ہے ہر ایک باغی سے خوش قسمت
ٹپکتا ہے مثلاً

اگر دشمن ساز و با تو اے دوست
ترا باید کہ با دشمن نازی
استاد علی اکبر سے باش
کہ یک غازی بہ از صد مختبر رازی

میر صاحب نے مغربی تہذیب کا خوب خاکہ اڑایا ہے اور بتایا ہے
کہ یہ تہذیب انسانی خواہشات کو ترقی دے کر روحانیت کو نہایت محدود
سے تنہا کر رہی ہے۔ کئی جگہ انہوں نے مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ اسلام
آں امر کار و ادب نہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے سامنے میر سجود و خضوع
در بند کے برابر نہ ہو کہ اسلام میں نہ است آزاد و دوسرے ہر نگہ مرد و دین است
ہر بندہ غیر اندوہ عالمگیر۔ اس قول غلط بنزد ظاہرین است

انہوں نے تدعیانِ تقویٰ کی زاویہ نشینی اور ان کی مشہرہ گاندھیرا کی
کی بھی دھجیاں اڑائی ہیں اور بتایا ہے کہ یہ فرقہ اسلام کی ترقی
کے لئے سب سے برا ہے۔

ایں یکے بندہ خدا سے کریم
واں یکے بندہ ہوا ولیم
مرد غازی ست کشتہ خنجر
صوفی شہر کشتہ زرو سیم

ان ربا عیادت میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ پھر اپنے اصلی
مذہب کی طرف رجوع کریں۔ اور قرآن کے سادہ اصولوں کی پیروی
کریں تاکہ وہ دوبارہ چاروں ضلالت میں نہ گریں مسلمان پھر ویسے ہی
مسلمان بن جائیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین
کے وقت تھے۔

تیرہ شب کفر صبح ایمان روشن
تاریک رہِ فلسفہ مستراں روشن
باید کہ غلام شہر تیرہ نکند
کاشانہ دل شمع یوناں روشن

ایز و تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے صاحب نے جس مقصد کے
واسطے یہ رباعیات لکھی ہیں۔ اس مقصد میں وہ کامیاب ہوں۔ آمین

محمد علی

ایبٹ آباد ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء



1. *Staphylinidae* (Coleoptera)
 2. *Curculionidae* (Coleoptera)
 3. *Chrysomelidae* (Coleoptera)
 4. *Scydmaenidae* (Isopoda)
 5. *Phoridae* (Diptera)
 6. *Phoridae* (Diptera)
 7. *Phoridae* (Diptera)
 8. *Phoridae* (Diptera)
 9. *Phoridae* (Diptera)
 10. *Phoridae* (Diptera)

دَوَاوِل



(بند اولیٰ)

ز فرود می شنیدی دشتانها
فزون حافظ و خست خردی
ز اقبال نبی هر نفس بخواندی
ز قرآن خدا خطی نبودی

تو کجاست می کنی کای تیرستی
بهر حرف مقام بست و رانی
جبال را دیدم اے مرد نادان
چو بزمی منجم باز

اگر دشمن ساز و تابا تو دوست
 قرار یابد که هم باشد ساز
 از بند او علی الکفایتی باش
 که یک غازی باز صد هزارانی

غریب تغافل و دست گوی
 بزم بر کسی سبب نشان است
 و چه کنیم آبا تشنه بجای
 که در احوال جادوان است

چو گوئی سخن مستغنی است از سخن
 که از عشق است شان چو گوئی سخن
 طلبکار سے نباشد کہو عجب کلم
 جو کار آید ترا این دو لب سخن

آبی دیدہ نیست از چشم
 فروغ از جلوہ استیلا چشم
 دلم از سر زدی محض
 تنباز از تشنیه چشم

ولا از خبری زلفِ تباری
زبانکاری که پاسبان
چو من گوی که من یک قطره آبم
زین چشم که آب یک پانی

بناچار خبری از یار و زبیر است
با منم خبری از شک و زحمت
بناچار خبری از شک و زحمت
بناچار خبری از شک و زحمت

مرا در جام کمرود آتش آفتاب
 ملے دادند گوی آتش پی سیلاب
 نئے پنی کہ دارم ہر شب قدر
 تب تو ابے بے بداری تو خواب

مر ہو وہ پیش کیجیں تہل
 چھ محل باشندت زین علی
 میا نور حکمت از تو ان قارب
 چرخ راہ خود خود شل و دل

کچھ در جلوہ زارِ دادِ حقِ دل
 پیالے باعثِ آباؤ حقِ دل
 مرا آزاد کن از بسببِ ماضی
 بہ بندِ حقِ حقست از ادائیجِ دل

زمانہ سب سے بیکار و خجالت
 شہرِ کفر و کجی و چال
 دلا میں اپنی اندیشہ سے
 گمراہ سحرِ جادو سے فتنہ

خیر کدو حرم
 جہاں ابوبہاری شکر گیار
 بھجوا دیو بدستار مغلیاں
 بروید در چین گلہاے بیار

جہاں شمشاد شہید عالم
 صلاح کار یا حسین تھاے
 قدیم چوں میں نیاں آتش عشق
 پیر سماندہ مرا باقی نہاے

جہاننا باشد اندر ہر جہانے
 بر در زمین جہاں ملک جہانے
 جہانے در جہانے در جہانے

زمین و آسمان و در و در ہر
 بود بر آفرینہ در گرو
 نباشد در بسط و در خیر
 زمین خاندن و در خیر

حق کو حکمت از قرائن پر
 ز نقش لطف معنی گیر
 جہ داند کہ بر حفظ ناموس
 اگر میرد کے ہر انبیا و

والا کہ با ضرب المجابی
 کہ غیب عز و شرفی بابی
 بہت دیکھو تراشی ہر زمانے
 خداوند کے اپنے خود باری

نہایت جاوواں درخشاں خوش نصیب
 فنا اندر نگوئی شہری خوش نصیب
 یہاں اندر پیش اسرار خوش نصیب
 کہیں کہیں

بہترین کاملاں طوفان خوش نصیب
 ناز پہ ریلجی اجڑائے خوش نصیب
 خرد و ہر زماں شانے است پیکر
 گنج خاموش و گاہے درخشاں خوش نصیب

بقانون است سیر با قبال
 بقانون است دوری چو گوی
 نباشد زندگی بیرون قانون
 بقانون است ربط یک پر و بال

نماند یکس دائم بشناس
 بود یکس هم مارا کیست
 نماند یکس که پیش از نه بماند
 بود یکس و هر را باشد خزان

الحکم دیدم بدست گلغزلے
 بختما غار زارِ شام
 بخت تو ز بارونے بگالے

اگر دل شجاری شے بہت
 گری کو ہرے و کالے بہت
 و اگر افسردہ و سرد است دلے سوز
 نیر و عاقلان مشیت گلچ بہت

لکے کو کلا کتبیں دو آہست
 بہرے کہ باشند رخ کام است
 حیات ماست سُوز و ساز ہم
 سکون جادو الی الامر نام است

بگویند بزم و سامانی صحت
 دلا اندر مصافحہ زندگانی
 بگو جان تو افسوں خور و کیکیت
 بابی بے مانگی کہے تے تو است

مراد رسیدن به کمال و کمالیست
 گلی تو در تلاش و کوشش
 مرا به شکر و سپاس
 که در این دنیا من عالمیست

فراستی من بذوق سامعین است
 و گرنه در قلوب طبع من این است
 مراد پرده هر پرده ساز
 جهان نقشه پادشاه و شاهین است

کہ یک جا ہست ہم بالادہ پست
 کہ یک جا ہست ہم بالادہ پست
 کہ یک جا ہست ہم بالادہ پست
 کہ یک جا ہست ہم بالادہ پست

بیایا قیامتے چوں از عواشیں
 بیایا قیامتے چوں از عواشیں
 بیایا قیامتے چوں از عواشیں
 بیایا قیامتے چوں از عواشیں

روز بپناں نابید داشت لای
 که بشنیم ز پیر راست بانی
 بود بجا درودین سوز تو بجا بود
 که باشی کفر را هم سوز و سانی

سای عجبی از راه وصال است
 نیاز مستقبل وافی وصال است
 بود از کار با اندازه عسر
 که عجز بر عمل خراب خیال است

که کجاست حسرت با پیش
 زوئی یاریم خطه یایم
 حیات عشق باشد از ثمت
 بجاندم کاین بیب و این

ندانم حکمت اسلامی است
 ز ترسایان بخواندم هر چه خواندم
 مرا مخدود و دارا که مرد بهشیدار
 که مرکب در رو خطا است را ندانم

دوروم



پس گل گرازم بریزی پشیاں شہی
 رسوا سیرم منقل و سیراں شہی
 چول نانو ہم چچ کر خیمہ گری
 سیرتہ جو دو کم و نازاں شہی

بر قول نبی وزیر است ایدل
 اسلامین است و بین است ایدل
 کہ خیمہ وزیر لوٹے لالا است نبی
 لغو است گرت عوی دین است ایدل

تاکے رہے تقلید و گمان خواہیافت
 تاکے چنے بہان و غلام خواہیافت
 مہم گزشت عمر پر بنیاں گذرد
 بچا پرہ و بے نام و نشان خواہیافت

یک سنیہ بود مخزن ہماریناں
 یک قلب بود مظهر نوریناں
 یک سر بود روح و روان یکے
 یک شمع بود رونق بر زمین و آں

از آنکه شوقی خودمانی ناز
 پامال صباب شد بجان تگ ناز
 وال ذوق بالاد و خورشید طلب
 از تهرت عالی شده گردن افراز

لے مجمع وقت رونق کاشاند
 پوچاند تو بزل فسرزاند
 خاتم که شوم محم
 اسے واقف اسرار نماں خاند

کے بندہ حق بندہ انگیر شمس
 در عشق کسان قرار گرفتار شمس
 کو زینیر اغیار پودہ در شمس
 دلدادہ دلداری گرفتار شمس

دلدادہ طلب گاہم بزن چاکر شمس
 داس گوہر مقصود ہے با پیر شمس
 ایس عمر اگر انسا کہ گوئی شمس
 ہرچہ فرودیں کہ ہیں با پیر شمس

حقیقت است که هر دو روی زمین حقیقت
 در مکر که بازی چه برادر است نه حقیقت
 در باز و بسته پیوسته هر دو روی
 چه سو و بود و نبودنی بی پایان حقیقت

دل خون شد و درد که اندام غم چنان شد
 اسلامم و دیده چرخ دوش شد
 سستار و عجب خفته به شب نیمه
 کجای نیست فراموشی آن کس

بہاں دگر و قاطع بہاں لکھو
 حکم کنی سپہ آخہ خطہ
 روشن تراز بہت روشن
 سیف است شہیدہ دلیل کہ

شہر خرم و معنی سنسن
 کین خرم و معنی سنسن
 شہر خرم و معنی سنسن
 کین خرم و معنی سنسن

خواہی کہ شوی واقف ہر زمان
خود را بخدا رسال از خود بازمان
یہی چو قلم در روا و نہیادی
از راحت و آرام گزین جان

اے اکبر! شوق بارانِ منہا
اے شاہِ دو عالم نظم سے گویا
اے اکبر! رحیمی و کریمی ز کم
برجالِ بن ظالم جانِ شب

و این سخن بگویم و این سخن بگویم
 که هر یک از اینها را که بگویم
 و این سخن بگویم و این سخن بگویم

و این سخن بگویم و این سخن بگویم
 که هر یک از اینها را که بگویم
 و این سخن بگویم و این سخن بگویم

ہے بے سبب گویا لطفِ حق کی حاجت
 ہر دردِ سراگ کو شکرِ حق میں نمودا است
 بجاں میں سوختہ جابلِ حرکت کین
 ہے لطفِ تو بہر سوختہ را جابلِ قنات

یوں گامِ بجز از دی از غارِ شمس
 گروہی مریست ز پیکارِ شمس
 پا چو زناں چہرہ مغیر و زنباز
 بادے بکیدان کن از دامنِ شمس

قوی کہ شوی واقفِ سرملکوت
 باید کہ گریزی از فسونِ طاعت
 این حجرہ مشیتِ ششیل است بدیل
 در نہ چہ بود خربتِ شامِ الموت

بالائے مکانِ لامکانے بیکیا
 بالائے جہانِ زیجا نے بیکیا
 ہرگز مطلبِ خبر و سایہِ تیر
 از کعبہِ مقصودِ قلنہ نے بیکیا

و تشریح ترش نامہ مکرر شد
 این ادق روئے تیرا آکے
 و بندگی سپرد خدایات کن
 پیمان ازل تیرے پیمانے

آں گل کہ برون است ز خویش فلان
 علی کہ برون است ز مذہب فلان
 حریف کہ برون است ز سنت فلان
 فوسے کہ برون است ز قرآن فلان

لطافت و ارقش تصویب
 تاخیزدوری عشوة تنز و تبس
 از سر و چین یاد بکن بال بن
 افسون مخور از قوی تبس

و اندر تبس واقف بکنیم
 فالست ز جال قالبی بکنیم
 نه بکن که حاصل است بعد دنیا
 از لطیفه بی است بنای جیم

کراتی عذر بہت زرا کے بدتر
غیر است گل سرخ و زغالے تبار
واسے است بہ لطف بیاں غبار
کامیں منبر شام بہت زرا کے بدتر

زرافات و خوساق و نیم کچھ پیا
جہاں است ہر نیک و دانا بہت
تو چید و این است کہ کوئی بہت
تو چید و این است کہ کوئی بہت

دستِ شمس روی تباہ کن کند
 دلِ سینه سپور چاہ چاک کن کند
 در خاک تو نینیاں گھر پائیاب است
 دانش کہ کہاں مجھ کو بجا کن کند

بہی بختی گسٹ فیکہ نا افسر باند
 بہی بختی شہنشاہِ سخن فیکہ باند
 بہی بختی لالہ بیکر است کہ ناودید بخت
 بہی بختی لالہ بیکر است کہ ناودید بخت

در آغوش دهر نشستن است
 بدنامی در سواحل و محرومی است
 مینی که کبریا و حکیم است
 تر آنکه درین بی نقطه نشستن است

درد این پر عجب غمگین است
 پادشاه نشسته ناموس است
 در کمره شمشیر است
 آنچه غمزد و چنان بیخوش است

که چنین اندیش خائستگنی
از فرصت کرم ناله زار است گنی
در عجب کیش که خیریه نشوی
گرچه خیر یابی دکان گنی

جوابش شنب روز شیطانی و جنگ
یک خط غفلت کند شش شاد و رنگ
در سکه یابان که بوی گمنامیت
از بیت که بهشت نظر اقبال رنگ

کے کوچ تو از رشخ خدا بخوددار
 اسے جان ترا جانِ جہاں باگنزار
 جیفا است کہ از حرکتِ کز زرد
 بخیر و بکسبِ ان بیا مونی دار

بجاستِ جوشِ منزلِ یادِ لدار
 در آہِ سازِ بقوتِ و کُہنار
 صد سال اگر صرفِ غائبی
 گر کہ بجائیِ روشنی را بخوار

ہر کس کہ بود عاشق زار ز رویم
 فارغ بود از محبت و از ناہنجیم
 ہر کس کہ فقط حکایت کا جہان منیت
 محروم شد از حکایت قمر انجم

جد است رہ دست زوراییم
 صد قبلہ سے قبلہ گرماست ایچیم
 یعنی سوز و یک تریب درد و مقام
 از دوسے صاحب دل ایچیم

زخم بود و خفته بود کم در است
 بهر خنجر نیکیان بود چوین موز است
 گر آید دال نه بود شیرین است
 الکامل اگر خبر بود خود شورش است

دانی ز کجائی و کجا خواهی رفت
 تو فرقه که کجا بخواهی رفت
 زان سوئے فکارتی چون بازی
 آس از غلگت ما بخواهی رفت

گوئی که شهاب را باید غمخوار
 این شمع ز یک بزیاید غمخوار
 از سپهر فروغی طلب کرد غم
 کاین تن سستیاں فروغی طلب کرد

از آتش تو آتش و دوزخ تو سال
 و از آب تو آفتاب و قطره تو سال
 از باد تو باد و صوب تو سال
 از خاک تو خاک و عیب تو سال

از کوشش فلک چرا این قیام
بالاتری از انجم و متیاب
غواهی که فلک بر تو حق با من
در باب خدا را و خودت را و باب

کرده است ترا آن خدا و کاه
خاله بلبه کار ترا کرده شباه
است آنکه کنی دعوی اسلام کن
در پیش تبان نامه اعمال پیوه

لئے انکار کر کے تو ممکن نیست
 سب از بار نفس ممکن نیست
 بے سعی و عمل دائرہ شمع پر نفعی دن
 سے دران یقین جز بقفس ممکن نیست

تیرا رخصتہ صلائے شکیبائی نیست
 خواہید چل گریب بگریب نیست
 بہت طلب یک کہ تو تو شکیبائی نیست
 درست عدد نیست کہ در دست نیست

غوث دگر دوست میدان بیکر
 روباہ دگر دشمنیستماں بیکر
 شاپیں بیکر کو مرغابی بیکر
 رہاں دگر دوسرے مسلمان بیکر

ہر جانے کے غار لیت گل خنیاں
 ہر جانے کے درویشیت بدن زینت
 گراہی مودہ نہ از موج شمس
 ہر خنیاں پیر پائے جہاں غایت

گرم در پی دانه نشود ام آرد
 گنم شدن عار بود نام آرد
 در عشق بخت زین من ایام
 کافر شده روی باسلام آرد

دربم جبال رونق کاشانم نو
 از غوغای شستن آگه دلیو انم نو
 تو جان جهانی و درین کج بود
 شکاک که جلبه تم دورد انم نو

یارِ قیامِ بر ویدہ بنیائے بخش
 دیوانہ خود را دلِ دانا بخش
 تا کلامِ زخمِ در درہ تو چو شیریں
 یارب تو مرا قلبِ توانا بخش

دیوِ خندانِ سرگشتِ راہِ نبی
 با فزونیِ ماطلعِ انوارِ شبی
 واقف نہ از تو نشینِ لیل و دن
 ز پیما بود بندگیِ چو خودی

نوشته باش ز بمبئی غلامش
از خجیر جاوید بنگال شمس
در کشن تصویر مجرب رسد
وارعانی از دوزخ و جلال شمس

نوشته باش که دنیا است طریقت
مشهور بطراف شیدا فساد تو
خاکم که یکا پر شستن جلال است
زمین چو پود حاصل کیت اند تو

لے لے جال تو چپکا مٹی تو
درخسب اقوم صید نامی تو
مشغول بکالائے تو فزونیار
مصرف تماشا لب بابی تو

مگر نبود مصحف عارف قرآن
مومن بکنند سجده بابر و شے تباں
مسلم نبودند خرد کا فر عشق
غازی نبودند شیر مرگال

آنکه بگوید که در زمان
تا چندین ساله که در زمان
زین جور خودت را و جلال را بیاورد

از قول خدا فال سعادت زن
گفت است که در تنگ جاب را را
این تنگ دانی چه بود که جبار
تو که بگویم خراب آوردی از زن

حیف است کہ از عشق فناوی گشت
قرآن شد از یاد و بی خوانی
این حکمت غبار نیندود بگو
شاگرد بی باش در زبانی گستر

تا چند درین بند و قفس فزون
زین زندگی تلخ و خوشتر فزون
ولاری اغیار فزون و خوشتر
از دست عدو زشت بچو فزون

کتاب صاحب طواریات به بند پیوست
 یک حرف لبند است چو در خاک است
 وارفتن احکام کتاب و سنت
 عاشق بود و عشق بهین آویست

لایحه که زند خوگر افیون تیغ است
 ارشاد نبی مخزن علم و حکمت
 این باقی افسانه و افسوس است

کہ حالِ تو کیسیان نما نہ چمکت
 ہر جا کہ رویِ فارو گل دہشتِ محمد است
 پتہ نہ دیند حق جہاں را مستی است
 بیانے کہ تو خود ساختی باز پریم است

اخباریِ جوان در آیتِ گبو
 زانِ قشرِ پائینِ حکایاتِ گبو
 اسے زودِ خیالاتِ ششبینِ گبو
 طاعتِ فضولِ سنتِ نامائِ گبو

خجیف که از یاد رفت عذرت
 یک کارش را و از یاد از دست
 یک از دست میم که میم بدست
 است از من و است از من

بجز تو آن کسی در فن
 شغل بتقلید کسی بدین
 حکمت که بیاد نوشت و یاد نوشت
 قرات که بیاد نوشت و یاد نوشت

صدیقی و صدیقی گلستان شکی
صدیق و آل صاحب پاشا کی
صدیق و آل صاحب پاشا کی
صدیق و آل صاحب پاشا کی

زاده دودمان نبوت و اهل کیمیا
 که است در هر کجاست که باشد کیمیا
 از آن کیمیا که در کتب است و در دین
 که است در هر کجاست که باشد کیمیا

کہہ کر وہاں منتظر غالبے باشند
 این شے زین جگہ سربے باشند
 و این سبب باشن حبابے باشند
 با این تہ تابے و شبابے باشند

ندی نسو و بخش چو باشند از بی
 فتن را کما بر ایدل و نفس را گبی
 متانہ کن قول خدا را نفسیہ
 بے باک مشو دین پیاد ہیں

دیکین بن حکمت قرانی کو
 قیاس پر تو ایمانی کو
 لگا ہے جبر باشد و گاہے درید
 گر عشق عین است لمانی کو

بہ آشکارا دہر سنس در خواہ
 ز من است کہ محمود و سکنند خواہ
 از خیر عقل ہے گوئی تو
 ابی یوسف خال زند و فاند خواہ

زال افروز که از دست نهادن شیر
رو به شدی که جان تن و دلی شیر
کتر ز زنی لاف ز مری چو زنی
اطفال تو بجهان گشت شمع

از تو ز چشم سودا خیمه نیست
از تو ز زبان عیب کمر گویا
از تو ز بینی غول بیابان عیب یک
گر بفرقه لطف تو باشی بابا

نفعی کہ در وقتِ مناسب بود
کرد و بود نزد خداوند خرد
پیغمبر تو راں بجمله شکر و تحفه خوب
مشتی است که بر یک خود باید زد

آئے انکے یہ تقدیر تو عالم مصروف
نواہم ز اخلاقِ بندت شغف
آئے انکے یہی و کرمی در روف
آئے انکے بہر صفتِ بندگی محو

ہر کس بجائ طالب بود تو نیست
 شمع کز شمع کس نکند چوین
 اگر غم غفلت نگذاری ابدل
 یک لحظه غم تو عمر کس نیست

خوابی کہ ترا دم نگرد اندر پیر
 ماند بجای نام تو در شش تا پیر
 مے کشی کہ در دست تو باشد تو پیر
 یک خیم تو با شمع و دیو یک پیر

مشنیل بیج تو مرزده خاک
 مسرت بهمید تو عشق افلاک
 بقلب خنجرین غافل که
 اے لطف تو کمین در انجمن

از دست خود غور نشینی تند
 چوں دانه دام است که آرد رند
 شای طلبی تو ت باز نوب
 از گدایه چرب تانی گدایه طلب

درد و زماں نفقہ سے ازواج
 بن کر کہ درد و غم فغاومت برپا
 تا عرش بلند آمد و مرغان
 اسلام بغیر از دوست اعدا

تقرآن ہمدرد سورۃ الحمد
 تفسیر میں سورۃ حدیث و قرآن
 و قالیب میں سورۃ دل و جان
 آجک دل و جان ہم آجک دیاں

قانونِ خدا اول قانونِ حجاب
 قانونِ نبی باعثِ نظمِ دواں
 قانونِ ذکر اگر آئندہ تو ہو مے سازی
 قانونِ نبوت قبولِ قرآن و حجاب

بیکہ شمعِ باطنِ ظاہرِ شبنمی
 تائبِ اس حاضر و ناظرِ شبنمی
 یکچہ پند اگر عشقِ بخود مے دوزی
 آزادِ عشقِ بختِ کافرِ شبنمی

عشق سست پی برود دل معجزه زند
 مزدور من بجز مزد دل از دنیا نبرد
 عاشق بختی عشق که کار نیست نیل
 اگر عشق جان است که بگویم کج کرد

بخت بنده فرمان شکر برود سکر
 سجده بدر باد فتنه بان نیست راز
 گوئی که عشق در وقت بود فتنه راز
 اگر تو که تو بنده شدی او بنده غلام

کیم جہاں ہم یہ دست است گنگ
 اسے طائر دل بال نہ داری و نہ پیر
 جو تو زنا بود زبوں تر کہ ترا
 جزو دست سلا سے نہ جو زینت کیم

اسے محبت تو پیشینہ پہ کیم
 قلمے راقبت تو بیل راہ کیم
 بجال من نامہ سپہ لطف کیم
 اسے چاہا اگر کجا تباہ کیم

اسے طائرِ دل عاشقِ بندہ فانی
 دانم کہ مہراج ترقی و ترقی
 گریبان پر سے کبھی کبھی
 اسے خیر و دروں حقیقت کی گری

اسے مدنی بن برآئیم غیب
 میں دفعِ نفوذِ فقر و غریب
 اسے افسانہ تراشت فقر و غریب
 اسے افسانہ یادی بنی اس کی

لئے ثابت تو ان کی تکلیف کے
 لئے رفع و روان کی تکلیف کے
 بجائے جن میں تکلیف کے
 لئے احتیاج کی تکلیف کے

نشانِ حجابِ نبویؐ آپؐ ارشد
 خدامِ بجا پر مشتمل ہوئے آپؐ ارشد
 یک عرصہ جس پر پندار ہوئے
 بدستِ ابد کردہ دماغِ فانی

دو چکی پیل تجارت ملک
دانی که چاک است نهان آفتاب
آس و گنج و گنج که پنی
شاکر که بود از تو طبیعت بهر

گودی میا و زبان حق سوال
در تب و تب غیبی دانه غمیز و پال
خودم ز خیر است گشت به خیر
با نیت دوح شمع عالم حسن مال

یاجنید کی کہیں گشت فلان
 تاج کی کہیں تقویٰ بہان
 کہیں خدیجیاں کہیں گریہ و زاری
 کہیں خدیجیاں کہیں گریہ و زاری

قدرت کی ایل بسجود شوقی
 دکانی جیسا کہ درخورد شوقی
 قمار باغیال فوادی کی
 اگر در سبب طلب کی پوچھو

ایک پیل مال پختہ بجائی
 اسے نائب حق بنده اغیارنی
 عاشقان شوی طعمہ دندان
 لاشیر غلاتو خبر موارنی

وارفتہ اغیار نباشی لیل
 پیچودہ پراپیسیہ شری لیل
 ہر اندر کنی سجدہ بدگاہ
 ہر روز بیت تانہ تراشی لیل

سازمان تباه ساختن احوال را
 آقا و خدا ساختن غیر را
 لعنت بکینه عشق را
 شکر و شکر
 تو باری خود ساختن شیطان را

توبه باری بفرسبازی جان را
 زشت است که موی بوی جان را
 کاشانه دل منزل العیش است
 حیف است که تجانه بزیان را

کمال فیض المینه رب العالمین
 تاجید ازین مسکوت خدای
 حقیقت است که افسوس بخور و بپوش
 داری پدر بیایه که کشتی

حاشیه شوالیل نبر و بال کمال
 از حال تو خوشتر بود حال کمال
 ای کجای که تو داری شب
 فریاد کن که تو از دشمن کمال

تشبیه نشو و کبک تشو سلا تشو
 گنج تشو تشو تشو تشو
 تشو تشو تشو تشو تشو
 تشو تشو تشو تشو تشو

در بزم جهان خوار و نگوشتا تشو
 مظهر و فخر تشو و بیکار تشو
 تشو تشو تشو تشو تشو
 تشو تشو تشو تشو تشو

لعل قلب فانی تو مقام نازد
 بر رخسار کیمیا دم عیب تو بیا
 بالاشه بلند تو چو تپو در تپو
 در پستی تو اودای آسمین بیا

گمان زار لبر وادی تو شست بیا
 از جوهر عدم غم خوار بیا
 شبنم بیدار دیده تو شست بیا
 از خاک شهباز تو شست بیا

و انده عرضت بحکیم و بیابان میم
 و انده عرضت بحکیم و بیابان میم
 و انده عرضت بحکیم و بیابان میم
 و انده عرضت بحکیم و بیابان میم

و انده عرضت بحکیم و بیابان میم
 و انده عرضت بحکیم و بیابان میم
 و انده عرضت بحکیم و بیابان میم
 و انده عرضت بحکیم و بیابان میم

دائم کریمیت نبوت و قبول
 کمین تنی در تینیت یا معزل
 یا ایاک پیداست اولو و قبول
 از معنی مشایخ مراد قبول

یک اورده حکیم پلن زنده است
 شمس زنده است و عشق زنده است
 تابنده در از حد شمس یک پیم
 یک سرور و صد شاخ شمس زنده است

آن هر دو مشتاق بود عجب
 از اينچه نيتش نيند از تقصير
 گويي که شمع زير بود
 شمع شمع شمع شمع شمع

فغان بود از خوشي هر چه
 آن عارف بديار چو پيوست
 آن پادشاه عظمي
 شمع شمع شمع شمع شمع

معلم که درین شهر بنامش باشد
 و کتب تو را بنامش و در کتابش
 خافش شود از خود که قبولی خودی
 شایسته که درین شهر بنامش باشد

از آنکه از این شهر بنامش باشد
 و کتب تو را بنامش و در کتابش
 خافش شود از خود که قبولی خودی
 شایسته که درین شهر بنامش باشد

ز اس شہر کی بجا رہ شہری اور کو
 مسکینوں کے درد و ہر بے انگیزی شور
 ز اس بھوکے اعضا سے تو ازیم ارنند
 این شہر شہریت پیمان و جہان

گوئی پطاون بنانے شہر
 گنجیہ میر باہر از اس شہر
 در عرضہ یک پیکر ز دست کتیاہ
 از روستے خود دست دراز

گویم سخن چندی طوفانِ سخن
 و درم زردی محملِ سبزه سخن
 اندر دین این آیه نیست آیه
 و در دینِ دینِ دینِ دین

آسان بود گویم معنی سفتن
 و نامِ یقینِ خلقیتِ مابین
 و نامِ یقینِ خلقیتِ مابین
 و نامِ یقینِ خلقیتِ مابین

زنا کار گری
 بچہ بگو و قرآن کو
 بچہ بگنی اگر گریک بود سالک کو
 ایمان تو از ایشان دنیا پودہ است
 دنیا بیکے کو اگر زشت بود ایمان

اقبال نبی عجیب کتاب حجت مآ
 اصحاب نبی عجیبی نور ہدی
 وال مابقی عیست کہیں کیا ہفت
 ہیست کہ از رنج جیشونی بھر را

لے وصف تو از غیبیاں برون
 اعتراف تو از کون مکان برون
 در راه خود را نہمانی کے سن
 اس بجائے تو از ہر دو جہان برون

ہر از سر کفر تکبر است
 اس کا ہر عجز تکبر است
 تو کیست بہر خطہ شیان کی
 تو کیست بہر دور تکبر کی

کوئی کہو جو دونوں سے سست ققط
 سہنکندہ بود و بود و سست ققط
 جیفے سست کہ در بند زبانی
 در بیب یو سر مایہ سبکے ققط

جاست ہر دو حکمت پیاں پنہاں
 ایماں بکلام شہناہاں پنہاں
 پیراں پیراں سست کہ خوالی اترا
 پیراں پیراں پیراں پنہاں

تو فلک را بدو اس حرفت بی
 این سر زنی تو چیست بی حق بی
 ویشے ترا نیست که نه پیدای
 چوں عالم صدف جام پر حق بی

بوی تو بر خطبہ آن گشت
 مطلوب تو بر وقت آن گشت
 در گو تو بر تو جو بر آن گشت
 در گو تو بر تو جو بر آن گشت

گلستانِ نغمہ انند نغسپ
 کلاں سے تو دروفاں بلبل نغسپ
 در کتبہ تارک یک ہو چنی نیست
 خوابِ جہاں طوبہ نماند نغسپ

در کتبہ تارک یک ہو چنی نیست
 خوابِ جہاں طوبہ نماند نغسپ
 گلستانِ نغمہ انند نغسپ
 کلاں سے تو دروفاں بلبل نغسپ

مودنه بزی بنده مخلوقی
 در راه طلب نیز و تنبیل
 سبب چو بختی که مشق نمی

رباب که تو پس یک با بر است
 این نشسته با یک یک با بر است
 از افاضه اش یک گنیز قبول شمع
 ربابی با نام یک با بر است

از خانه برون نمانی گم در بانی
 خواجه کنی فرصت نگر درانی
 به پیش یک یک گریه گریه محراب
 از قافله پیشت پیوستی درانی

در خانه برون نمانی گم در بانی
 خواجه کنی فرصت نگر درانی
 به پیش یک یک گریه گریه محراب
 از قافله پیشت پیوستی درانی

ہر ذرۂ بجا پرہ بکاسے باشند
 در خاک سپید تر شکر باشند
 حیف است کہ ابی جہر بنوعمر
 انسان طلبکار تو کے باشند

اقبال نصیب عشق زار تو بند
 افلاک شربت روز بکار تو بند
 امروز تو پال جہانی زین شپ
 اقوام جہاں با گداز تو بند

اے امتِ مہم خدا را بفرست
 تا چند این غفلت جلیب دین
 خیرین رسول عربی
 کشست پیر کجاست

بادوئی سلام گوینداری هست
 باین مسلمان زانکاری هست
 اسم کدوئی باعث پیکی
 این دینی این دینی

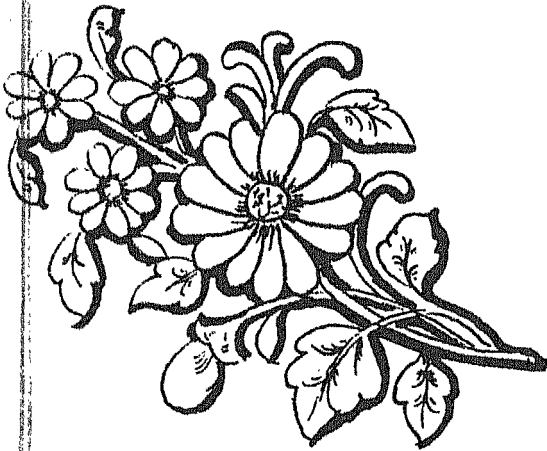
گوروی مری سنسنگ مری خوش
مصرف بجایے شو خوش پیش
دریاب کہ امر مری خوش است
باقی ہمہ اشخاصہ فیروز و چو پیش

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کمالی نفس جو وہ نہیں دیکھتا
نفسِ باغی کہ جس کی طرف راہ

از این منتهی ناز است شکست
چنین بگویم که این است
از این منتهی ناز است شکست
چنین بگویم که این است

دورسوم



ایں کیچہ بندہ خدائے
وال کیچہ بندہ نبوا
مرد غازی سست
عمومی شکر زار

در بیان شان از تو ملک
شکر بیاچہ گداز
شکر بیاچہ گداز
شکر بیاچہ گداز

تیرغول است گفتند در چاه
 اختیار است از درویش راه
 جبر پستی و تنگی با شد
 اختیار است از منصف و چاه

پستی کفر و دین با پستی
 دین از پستی و کفر با پستی
 پستی کفر و دین با پستی
 دین از پستی و کفر با پستی

دینی را نام نیک و اگر مرگ است
 کفر نیست و زیلون و بدنام است
 راه کفر است راه ناهموار
 راه پیوار دین اسلام است

ظفر بنام بر آنکه غازی نیست
 خراگ است سبب ناپذیری است
 وگوی عشق حق کجی است
 جان پذیری است عشق بیابری

بدرخ دوست و امانت
 کبر و شکر و دیده حیران
 دعوی عقل و از خدا فضل
 حقیقت پرور و شیخی انسان

مردم بهر که دور بین نبود
 غواشند که دور شد از بین
 بکسی غوا را این چنین نبود

جیبی از آختیسیا میخیزد
 نخلکال از دوسری میخیزد
 آتش میخیزد و دوسری را
 چو گل میخیزد از بزم میخیزد

سیند را سر و چو بخت مدار
 مرد را سیند بهر کس میخیزد
 سیند را آرزو و دوسری را
 سیند بهر کس آرزو و دوسری را

بادشاہ زمین خدا ہے
 نامیک دینی ست شایع دیں
 نامیک دینی ست بعدی
 بادشاہ زمین شعی ہے

شیت میجو مالگر مغرب
 شپ بار است کمر مغرب
 شتی ر کوه
 بندیاں راست کمر مغرب

وقت را ابتدا کجا باشد
 آشنایی که روا باشد
 گر تنها خواهی وقت را در ایاب
 صاحب وقت را قجا باشد

بفرا ساز که لب آخواهی
 زنگ بگذار تا نشوی زنجیر
 بگذر از خود اگر زنجیر آخواهی
 و زنجیر را اگر زنجیر آخواهی

تویی که ز فتنه‌ها زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده

چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده
 چو زنجیر کرب و غم زاده

طبعی تم کار و شریعت فضول
 زین محسن کے بود مقبول
 آشنایی کہ در عرب گویند
 ابر بے بعد از احباب ذلول

دل بود قریب پرور با علم
 دل بود آفتاب با علم
 گفت صاحب دلی صواب با علم
 مردن دل محفوظ با علم

شمع معجزه کبریا
 دروای
 نخست کیست که تارسی کبریا
 دیده بود
 قاضی امیر ایوب
 شمع معجزه کبریا

شمع معجزه کبریا
 دروای
 نخست کیست که تارسی کبریا
 دیده بود
 قاضی امیر ایوب
 شمع معجزه کبریا

صیغه جابه که از حشمت دینیاری
 یکباری یکباری
 نه یکباری و یکباری

حفظ ناموس و صفات نسائی
 نام از خواص شیطانی است
 دشمنان را اولیای خواریدار
 انتقام از صفات نیردانی است

لے بجا ہے است در فلک تو نیز
ابتدا ہے است اثنا ہے تو نیز
نیت یا پال تو زمین فقط
اسما نیت ز پیر پائے تو نیز

دروانی است شان مع قار
نازل ندلم غار باشند دزار
گرون افروز سر و شمشاد است
سوز افروست ز گریب

سب بزرگوار
 سب سوار
 سب ازین سب
 سب بزرگوار

شمع در بندج مال ز راست
 مانده در گل نیلایست
 ترک دنیا کند چه نیل
 بنده خواست فراوان

گل بیداری و گلشن بیری
 دست دنیا چو منزع ز زمین
 دانه کاری و خرمی بیری

دانه دانه بکر او مشغول
 قطره قطره آب او مشغول
 بھین بکر او مشغول

مشرق و مغرب و شمال و جنوب
 زیر بالادیا بس و طوب
 گم و سرد و شبنم و دروغ
 جن و انسان طالب و مطلوب

اندر در و شست و غز و زار و شست
 گل و خار و گنج و دانه و شست
 علم و کرم و چو کار و داری
 کار ساز و کرم و کار و شست

کھنکھلنے لگے شہود بے گناہ
 این سخن العقل و شوق
 حکم بر شاد و
 ابلیم اندر خراب یافت

حق بود ارم قوت بازو
 حق ہے جامع قوت بازو
 حق ہے زور بر گئے جیست
 حق بود نام قوت بازو

قوت دست گزیر است پدید
 روئے آقبال و بخت خواهی دید
 تا به قدر حق او برسد
 حق فرستد کتاب جدید

مهره از غیب گرد آید
 در دل قوم هست افشاید
 تا به سیاه پیر نیست مرقوم
 سیف حق غنی خالد کجایید

قلم پر درین کتاب
 می نویسد ای کتاب
 حفظ ناموس دین خدای تعالی
 هرگز در خاک خون و بار خراب

ای کتاب بالابود ضیاء
 این تپ سیاهی بجز این
 بدست عیب بر در گریه
 می آید برق خنده باشد

پانچال بندوست ویا پانچال
 گریه زخمی کمر از دل باشد
 لطف اغیار روح نمونیت
 بوجم تصدیق کج باشد

خون من بجهت افرا
 جسر و پاست قطعه شبنم
 موت اسودگی آوارم است
 زندگی در کشاکش پیچم

کفر تارک و تریگی جال
 دین و راست و نور نیو فال
 مرد مومن و بیس کے باشند
 بیچ ویدی کہ نور شد مال

باز داں ہر چہ پند نیکیست
 مہربان ہر چہ پند نیکیست
 قول من نیکیست قول نامہ
 نامہ پند نیکیست

کار او شهادت است
 چشم تیر از کمان بدای که است
 ملک خواهمید از خدایان غیر
 ملک این خدایان نیست

از آنکه در هر کس
 چشم از علم برده
 با حقان بر سر
 از آنکه در هر کس
 چشم از علم برده

مردم بن خورشید نیست
 مردم بن آب و آتش نیست
 مردم بن چرخ نیست
 مردم بن خاک نیست

مرد بیکار شاه آزاد است
 مرد بیکار وقف فرما نیست
 زنگی که تیغ من نیست
 تیغ تو نیز تیغ فولاد است

از غم پیکر کراں بپاشی
 فغان از دوزخ و خیال بپاشی
 دور آنتی ز با لگا و خفا
 بنده و دلیر کساں بپاشی

الحذر از لگا و لطف کساں
 خفته نیست خسته شکیلی
 مخفی ز برادرش کراں
 الحذر از تبسم اشیاں

میزبان است که شاد دارد
 در میان مثال نیست دور دراز
 پنج پوین و پنج بر فولاد

نیکو شوی است شیربانی
 راز فتنه گران آسانی
 شپین موج نغمه دارد
 خنده گل فقط پریشانی

دوست کیاست و شهنشاهی
رازش توانی اگر بینه نفیست
ششپایان که کند سر بازار



دو چای



عشق بیدار است بجهان عشق
 عاشقین عشقش در دیوانه عشق
 هر عاشق بگویشیار و فرزند عشق

بالاروی سیاره مانده شوی
 وارثه جهان باشی گریز شوی
 آهکنده مشکوکه همچو خاک تارک
 پامال و فله و هر آنست شوی

میں اس کا فکرت نہ تھا
 تیار ہو کر کب نہیں جبر و پاست
 میں جبر و پاست
 القصد از دوست ہر چہ نیست

دین کے پیش کہ اسلام آیت
 ہم آزاد ہو رہے کہ مروت و دین است
 ہم مروت و غیر اللہ بود عالم غیر
 میں قتل غلط نمونہ ظالم و ستم

کلمه زنیان کی سوویا تو پیا چست
 و اندر بیهی که بود با چیر چست
 و خرم و وجود ما چیر چست
 و اندر بیهی که بود با چیر چست

غول لاله و لالت و منات لاله
 و نیاست نیا لاله و نیاست لاله
 و نیاست نیا لاله و نیاست لاله
 و نیاست نیا لاله و نیاست لاله

خوشی ز آتش نموتن
 در راه طلب بود و نابود کن
 در جست و جوی محبت یابی کن
 از خار گل و زبان و بوی نموتن

دروازه آبست و میانیاں
 غافل ز خودی و در میانیاں
 دروازه ریگ است میانیاں
 دروازه ذات است و میانیاں

عالم پیشین کا ایک خطبہ
 ریپورٹہ ہر حال میں تالیف کی گئی
 جہاں خرد و تہمتا شائے
 دنیا میں دنیا میں دنیا میں

مستی تھانہ پر حبیب اللہ اموز
 درگوشہ دل زلزلہ کے شمع افروز
 جتنی تقدیر تیرے درجے میں
 ہر لمحہ تجھ پر ہے ناز و نیاز

اندر تو که جام جسم داری تو
 کجاست زیندگی جسم داری تو
 ای پادشاه حق که بعد از این

باید که تنم چو شمشیر شدن
 ای پادشاه که در دوش شدن
 تو پادشاهی تو بنیاد و قاعل صمد
 غم تو سر زودست ز خود فراموش شدن

بہترین خدمتِ جہانِ جاں نیاں ہے
 تائبہ کجیہ چرخِ دلِ ہزاراں ہے
 مے داں کہ ز گم گشتی اپنی غمِ جہاں
 کی قطرہ خونِ لبو بود جسمِ پیر

مے خواہد بخوابد بجانِ عالمِ بندے
 از جہزِ رائے خستِ عالمِ بندے
 از بندگیِ پیرِ متبِ غمِ جہاں
 دارد کشتہ پیرِ وہ عالمِ بندے

لے سلاہ میں چہرہ شہید
 بنو خود و غیر را از پستی پستی
 خود را کو خوف بکنز کر تون
 منام و عنوان کتاب پستی

وزرا و یہ صرف روزگار سکون
 بنارانت سے صرف بجائے سکون
 نزدیک خود دست رہ دور و روز
 از تشیدن تا بالکلے سکون

اسلام اور ان میں زعفران آموز
 نواز قول غلام فعل تاجان آموز
 بہ پیشین فلسفہ بادیں بجااست
 حکمت زنی و حکم نیرال آموز

اسلام اور ان میں زعفران آموز
 نواز قول غلام فعل تاجان آموز
 بہ پیشین فلسفہ بادیں بجااست
 حکمت زنی و حکم نیرال آموز

لے آکر شیب روز بکیر ہوئی
 اپنے لئے تو ہاں شہی کہ آرزو ہوئی
 با سحرہ شہنیزہ مکن سے ناواں
 بہشت دار کہ تو دیو ہوئی

روزِ خوب نصیب با سیمائے بہشت
 در چاہِ طبیعت نہ کٹھانے بہشت
 خور از نو ندیدم و گز نہ با تو
 لے جے ہم سہاراں شمسائے بہشت

از شکر علی گریہ پستی ایدیل
 این غوی غلط کر محض پستی ایدیل
 تا خوف کے واری امیدیں
 ازین شکنو کہت پستی ایدیل

از منزل مقصود نشان کیابی
 پس ماندہ از فائدہ در دنیا بی
 لے غی عشق تحقیقی بشنو
 تا جاں ندی در برہ او کزانی

هر حال زبون ز حال تنی شکر
 برین دست ز پس تنی شکر
 این نشانی غم را عابد
 زین نقیب سیه خدی بر تنی شکر

آنکه بد بر مرد این میدانند
 اسرار و جان خنایکد باید دانند
 هر چه سر از چوب یک است
 آنکه خنایکد پندیده درانند

این جہت طاقیت و تحقیق گنج
 زبیراہ تو سے روی گزشتن
 در راہ ہری راہ شہریت گنج
 یعنی راہ نزدیک ترین و ہموار

پیودہ چ است جہت فی الجہا
 زان چہ کہ نہ شود جامع حیات
 کاسے کی من خیر کے لئے جان
 این است راہ خیر و طوبی حیات

کتابت حضرت آفتاب طریقی
 مسخول شده دل پر آفتاب طریقی
 این مبرج کتاب بشیرت
 زاری چینی که در میان این

مسخر و خوار خواست غفلت بخیر
 از دیده خود اشک ندامت مسخر
 از بجز نوا اسلام بفریاد و فغان
 و از شکوه تو گویم چه کبریا

دردست بوداوند ز قدرت چو چکان
ای گوشت زین ابرار دے راں
اسے نو نظر ساما عیبیں بچکار
گر مردی بیاہیں ست گوی میکیاں

زاری چہتی بکار ناپد زاری
بہ خیر و غصت اسبانی غیری
اسے درد خدا ز کبر و غرور غم
دردست اگر غصت سے موتی غاری

از طرز حکومت که بیکر آنست
 از دست یزدید و کرمی و شایک
 از جاکم که بر قامت ایام نیست
 امروز بین زمانه اش ایام نیست

شایان زمان شیخ مهتابت دوست
 شایان شکر شده و مهتابت نیست
 شایان خدای فضلای بیکر نیست
 شایان خدا طلب نشو شایان نیست

بهار کجای پری شمع است بوی است
 باشد کجای روز و شب و بوی است
 از خنک تر در هر پیشانی لیل
 دردم کجا بوی است بوی است

کس بجایان دوستی از بوی است
 درم کجای ال بکار و بوی است
 خاف شوار سو و زیانست کجا
 و بوی است بوی است بوی است

از من شب که قول غافل ختم
ای چاه درون دشمن گنج
گویی که قیوت را بملک است
حکیم تپان دان و شمع و شمشیر

ابن سبت کی پیدائش
خواجہ بہاء خوارزمی
مؤرخ بخاری و حرات

گلشنِ نبوغ و مریخ از تیر
 صدقلِ سیاه را به بادِ عشق
 هر بازی از عشق بازی تیر

در پایِ خطِ شون و آبِ بار یک
 تابنده چو بادِ شون و خاکِ تار یک
 شامی شون و روزی پندار یک
 پند شون و بار یک

گنجی که شد و وقت سست سائیم
 سست سائیم سست سائیم
 سست سائیم سست سائیم
 سست سائیم سست سائیم

سست سائیم سست سائیم
 سست سائیم سست سائیم
 سست سائیم سست سائیم
 سست سائیم سست سائیم

[illegible]

فراختم که نیست پس چشم مجاز
پیش آنکه چشم جان فدای کینان
و آنکه نغمه گنج و منن
ای جان من این گنج و منن
دور انداز

کہ کس نے آگفت کہ باد بہر بہار
 خوش گفتی غم کنودی ایاز
 گفتی کہ در در نمی چویم
 باد بہر بہار بجا مکاری بہار

این شنو ز پیر روی شاد
 ہاں قند و جان پیر شاد
 گمزار کہ دیگر کسی صید تو کند
 در راہ اگر روی چو پاپاں سے

مُتَبَاتِقِي



بیا که غم ندارد بیا که شکر
 بیا که عالمی دارد بیا که شکر
 بیا که غم ندارد بیا که شکر
 بیا که عالمی دارد بیا که شکر

بیا که غم ندارد بیا که شکر
 بیا که عالمی دارد بیا که شکر
 بیا که غم ندارد بیا که شکر
 بیا که عالمی دارد بیا که شکر

زکاتِ بندہ فاسق و سکاری
 زکاتِ عالم بدانی کو صیت کا نفل
 چیں کہ ایک ہیں قوائد و بھاری

درویش پر ہزار گروہ پران
 کے کہ غافل و زخمت اختیار
 پیراں کہ پیر میں غلام سے پیران

بیکو انکار خداوند دیده و گویند
 بیکو انکار درین بر سرست پیوست
 حیات فراخی ثور سے اگر گفتے
 زمانہ جام ابدست بخانہ بر سرست

بالبال عید بڑے نو بدیم کہ قسم
 آتی نظر خوا ہے ست یا خیر کے
 چکونہ بادیم ایک کہ بدیم شامے
 نیا گیس حجاب بدیم شامے

نام طلبه ادا اگر قبضه افغانی
 زینب خورشید یونح اگر خف افغانی
 گنجینه است در دل در دمنده کین
 زلف عام غداوند گرو افغانی

شب و از بخت گنج افغانی
 گنجینه یونح گنج افغانی
 گنجینه یونح گنج افغانی
 گنجینه یونح گنج افغانی

کیا کز شست بودم تو بجا که
 که خاک تو شد و زنده از خاک که
 زوی است بدین زده کز تو
 زوی است سو و سنگ شای

اگر بقوت باز کنی جهان بنیانی
 اگر بکیمی ز افکار خسته نشانی
 و گر بطف مست کنی جهان را
 بیا و دست کن و کز تو زانی

کجاست این شایسته زینب در کجاست
 زرد کار و چرخ بی گشت و زو
 نشسته باشی گفتمند و بیست

ز مری است پس یک قلعه و دروازه
 ز مری است زینب زبانه و در
 که مری است سرانجام دادن کار

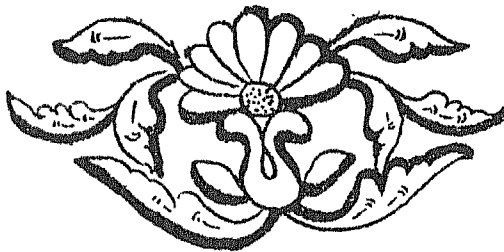
گنجی مروت و فادار ستم از دل جان
 وفاتے عبدلہ و مرض از رہ ایمان
 گنجی بود بعد از غلطی تو
 خدا سے خالق و مالک یی و دگر

بہار دین ز جماعت اگر شوی کنار
 خیر سی بلاست بزرگ دلار
 ز حال گنجی سستی تیر گنجی
 کہ در پیش خفا عجب بزرگوار بود

بیکه دشمن جان است خدای سزاغی
 بیکه ساز زبان است عشوه بازی
 بهشت نیست بهشت علیکم السلام
 بازاره مر و از فصول طرازی غم

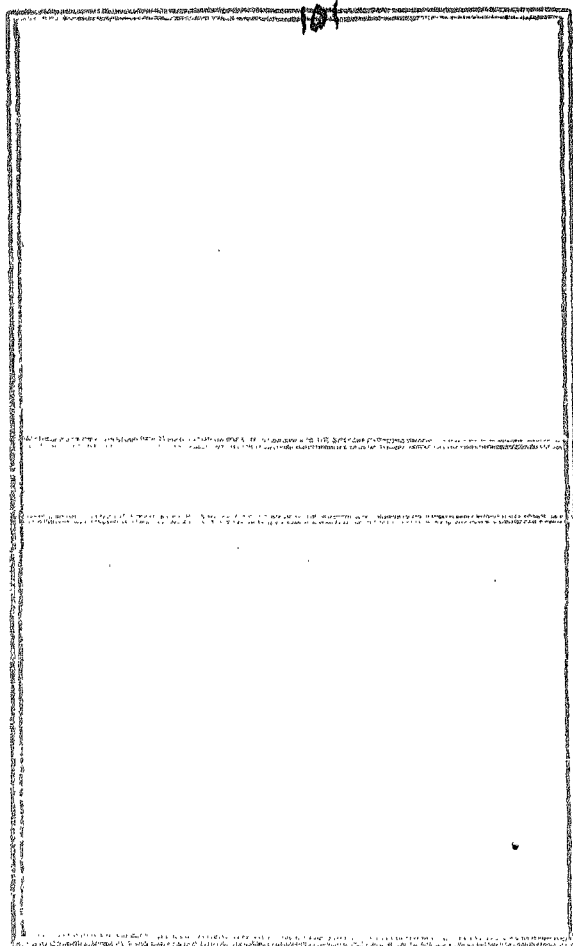
اگر ابا طیبی از بخت است این زبان
 ز قشون بگذرد قطره باران
 ملذذ و خوش زبان و جلال گری
 چرا گوشت و عسل نه چو زبان

کلمتے تیرہ دلی خوش نصیب غباری
 لکب سری فرومایہ دنیا نگاری
 بنم اقب عدو امتحان باریکین
 بیکار قوت متوفیق و قدر متداری



10.

IN MEMORY OF
MOHAMMAD ASADULLAH, M.A., LL.B. (Alig.)
(Retd. Sessions Judge)
PRESENTED BY
MUSLIM UNIVERSITY
BY HIS SON
Rashid Ahmed, M.A., LL.B. (Alig.)
(Retd. Sessions Judge)



کری پریس لاہور

میں

باہتمام امیر قدرت اللہ پٹوچھی

CALL No. { 1915 2114 } ACC. No. 2114
 AUTHOR سید علی اللہ
 TITLE

Acc. No. 2114
 CI Class No. 1915 Book No. 2114
 Author سید علی اللہ
 Title ۱۸۸۱

Bo	Borrower's	Issue Date	Borrower's	Issue Date	TIME
No.	No.		No.		



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

